© rasailojaraid.com

ادیت مع کراھۃ التحریم تعادای وجوبا فی الوقت واما بعدہ فندبا درمختار باب قضاء الفوائت۔

سوال: خلیفۃ المسلمین کے نہ ہونے سے حج درست ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین ....

خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد اب دنیا میں خلافت کہیں بھی قائم نہیں، مگر حج ہر سال ہو رہا ہے، کیونکہ خلیفۃ المسلمین کا موجود ہونا حج کے شرائط میں سے نہیں ہے۔ خلیفۃ المسلمین ہو یا نہ ہو حج کے افعال جب پورے ادا کئے جائیں حج ادا ہو جاتا ہے۔

سوال: گاؤں گوٹھوں میں جمعہ کا کیا حکم ہے، ایک بستی جو ایک شہر سے نصف میل پر ہے کیا اس میں جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین ....

گاؤں والوں پر جمعہ نہیں، اور نہ گاؤں کے لوگ اس بات کے مکلّف ہیں کہ وہ جمعہ قائم کریں خود جناب رسالتمآب ﷺ کے دور میں اور خلافت راشدہ کے پورے زمانہ میں شہر، فنائے شہر اور قصبات کے سوا جمعہ قائم نہیں کیا گیا۔ لہذا ایسا گاؤں جو قصبے کی تعریف میں آتا ہو اس میں تو جمعہ قائم کیا جا سکتا ہے لیکن عام اور ہر گاؤں میں جمعہ قائم کرنے کی شرعا اجازت نہیں کہ غیر مکلّف لوگوں کو خواہ مخواہ مکلّف بنانا ہے۔ حضرت مجدد ملت پیر سید مہر علی شاہ صاحب، صاحبِ علمِ لدنی فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے اہل قبا اور دیگر عوالی مدینہ ومنازل کو جمعہ قائم کرنے کا حکم نہیں فرمایا اور نہ مدینہ آکر جمعہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اگر وہاں کے باشندوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہوتا تو ضرور آنحضرت ﷺ اقامت جمعہ کا حکم فرماتے۔ اور سب کو حکم کرتے کہ یہاں مدینہ منورہ میں آکر جمعہ ضرور ادا کیا کرو۔ حضور ﷺ لوگوں کو ہمیشہ ترغیب جمعہ فرماتے تھے اور ترک جمعہ سے ڈراتے تھے اور اہل عوالی ومنازل اس بیان کو اچھی طرح سنتے تھے مگر کسی نے ایک دفعہ بھی کسی قریہ میں جمعہ قائم نہیں کیا۔ اور نہ رسول مقبول ﷺ نے اپنے تمام زمانہ حیات میں ان میں سے کسی کو حکم اقامت جمعہ یا وعید ترک جمعہ کا مخاطب بنایا۔ تو اس

☆امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ اہل عوالی ومنازل بالیقین جانتے تھے اور اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اہل قری ان امور کے مکلف ہی نہیں ہیں۔ (تفصیلات کے لئے دیکھئے فتاوی مہریہ)

ہاں ایسی بستی میں جمعہ پڑھنا درست ہے جو شہر کے متصل ہے کیونکہ یہ فنائے مصر سے ہے اس لئے کہ نصف میل پر ہے اور فناء مصر میں ۸۔۹ قول ہیں در مختار میں ہے والمختار للفتوی تقدیرہ بفرسخ یعنی مختار فتوی کے لئے یہ ہے کہ فناء مصر کی حد ایک فرسنگ یعنی تین میل تک ہے۔ فاذا صحت فی الفناء لا نہ ملحق بالمصر یجب علی من کان فیہ ان یصلّیھا لا نّہ من اھل المصر یعنی جب فناء مصر میں جمعہ پڑھنا درست ہے کیونکہ فناء مصر لاحق بالمصر ہے۔ تو جو لوگ فناء میں رہتے ہیں اُن پر جمعہ واجب ہے کیونکہ وہ اہل مصر میں سے ہیں ۱۲ شامی جلد اول ص ۵۴۷ مطبع مجتبائی منشی ممتاز علی۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

آزاد کشمیر سے مفتی شیخ فرید صاحب کا

فتاوی فریدیہ

شائع ہوگیا

خوبصورت جلد، عمدہ کاغذ، نفیس کتابت، اہم علمی مسائل پر مشتمل ۱۰۰۳ صفحات ہدیہ ۴۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی لاہور و دیگر مکتبات

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذرہائے من پذیر

گر تو مے بینی حسابم ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

© rasailojaraid.com